عہد اموی کے داخلی نظام استخبارات کے خدوخال وانتظامی ڈھانچے کا تجزیاتی مطالعہ

An Analytical Study of The Characteristics and Organizational Structure of The Internal Intelligence System of The Umayyad Era

Safi Ullah
PhD Scholar, Department of Islamic Studies & Arabic,
Gomal University D.I Khan
Email: safiullahtajori@gmail.com
Dr Muhammad Naseer
Assistant Professor, Department of Islamic Studies & Arabic,
Gomal University D.I Khan
Email: m.naseer7119@gmail.com

Abstract
During the Umayyad period, significant steps were taken to enhance the internal intelligence system. These measures included monitoring the affairs of the caliphate, gathering information about political opponents, keeping track of military troop movements, and formulating appropriate strategies against internal traitors. The Umayyad rulers recruited spies at various locations, providing them with training to gather critical information. During this time, an administrative structure that functioned as a cohesive and effective system across the caliphate was developed. Analysing the features of this intelligence system not only helps in understanding the political strategies of Umayyad governance but also reflects the government's administrative issues and their methods of resolution.
Keywords: intelligence, political opponents, Umayyad, administrative, military

تمہید:

عہد اموی کے داخلی نظامِ استخبارات کا شمار اسلامی تاریخ کے اُن اہم شعبوں میں ہوتا ہے جنہوں نے سلطنت کی سیاسی اور انتظامی بنیادوں کو مستحکم کیا۔ خلافتِ امویہ کا دور حکمرانی مختلف سیاسی، قبائلی، اور سماجی چیلنجز سے عبارت تھا، جن کا سامنا کرنے کے لیے نظامِ استخبارات کو منظم اور فعال بنانے کی ضرورت پیش آئی۔ یہ نظام داخلی استحکام قائم رکھنے، باغی تحریکوں کو ختم کرنے، اور حکومتی فیصلوں میں درست اطلاعات کی فراہمی میں مرکزی کردار ادا کرتا تھا۔ خلفاء اور گورنرز نے اس نظام کو مختلف سطحوں پر قائم کیا تاکہ داخلی امور پر کڑی نظر رکھی جاسکے اور کسی بھی قسم کی بغاوت یا مخالفت کو بروقت ناکام بنایا جاسکے۔

اموی سلطنت کے داخلی نظامِ استخبارات کی تشکیل میں قبائلی اتحاد اور علاقائی معاملات کو خاص اہمیت دی گئی، جس کے ذریعے حکومت کو عوام کے رویے اور مخالف گروہوں کی سرگرمیوں کا علم ہوتا رہا۔ یہ نظام مختلف ذرائع پر مشتمل تھا، جن میں قبائلی سربراہان، مقامی مخبر، اور حکومتی اہلکار شامل تھے۔ ریاستی نظم و نسق کے لیے جاسوسی اور اطلاعات کی ترسیل کو منظم انداز میں ترتیب دیا گیا، جس نے حکومت کو داخلی چیلنجز کے مؤثر سدباب میں مدد فراہم کی۔ اس نظام کا ڈھانچہ واضح طور پر مرکزی قیادت کے تابع تھا، جو خلیفہ کی نگرانی میں حکومتی پالیسیوں کو تقویت دیتا اور اس بات کو یقینی بناتا کہ سلطنت کے مختلف حصوں سے ملنے والی اطلاعات قابلِ اعتبار اور بروقت ہوں۔

قریش کے تمام خاندانوں میں سے بنی ہاشم اور بنو امیہ کو عظمت و شہرت اور دنیاوی وجاہت کے اعتبار سے نمایاں مقام حاصل تھا۔ یہی وجہ تھی کہ قبائلی دور ہونے کی وجہ سے زمانۂ جاہلیت میں کبھی بنو ہاشم سبقت لے جاتے اور کبھی بنو امیہ، اس خاندان کے جد اعلیٰ امیہ بن عبد شمس تھے۔ قریش کے سپہ سالاری کا منصب بنو مخزوم سے اس خاندان میں منتقل ہو گیا۔ زمانۂ جاہلیت میں سپہ سالاری کا عہدہ اس خاندان میں سے حرب بن امیہ اور پھر ابوسفیان کے پاس رہا، ابوسفیان نے فتح مکہ کے وقت اسلام قبول کر لیا اور ان کے بیٹے امیر معاویہؓ نے بنو امیہ خلافت وعند البعض بنو امیہ ملوکیت کی بنیاد ڈالی، خلافت بایں اعتبار کہ حضرت حسنؓ کی دست برداری اور اہل عقد کی اتفاق کے بعد وہ خلیفہ برحق تھے اور ملوکیت بایں اعتبار کہ ان کے عہد حکومت میں کچھ ایسے اُمور واقع ہوئے جن کا منشاء غلط اجتہاد تھا جس کی بنیاد پر مجتہد گناہ گار تو نہیں ہوتا لیکن بہر حال ان کا رتبہ ان لوگوں سے گھٹ جاتا ہے جن کے اجتہادات صحیح اور واقع کے مطابق ہو، بالفاظ دیگر دونوں خلافتوں (خلافت راشدہ، خلافت معاویہؓ) میں عزیمت ورخصت، تقوی ومباحات، احتیاط و گنجائش یعنی توسع، اصابت رائے وقصور اجتہاد کا فرق تھا، نہ کہ تقوی اور فسق وفجور کا۔

ایک انتہائی پیچیدہ سیاسی صورتحال میں اموی ریاست نے حکومت کی باگ دوڑ (۴۱۔۱۳۲ھ /۶۶۱۔۷۳۲م) سنبھالی، اسلام کی بڑھتی طاقت کا جواب دینے کے کسی کے اندر جب سکت نہ رہی تو دین دشمنوں نے ظاہری طور پر اسلام کا لبادہ اوڑھ کر سازش کا راستہ اختیار کر لیا اور نومسلم عجمی رعایا میں سے کمزور عناصر کو اپنے ساتھ ملا کر اسلامی ریاست میں داخلی انتشار برپا کرنے کی کوشش کی، ہر طرف اندرونی فتنوں نے نومسلم عجمی رعایا ، روافض اور کبھی خارجیوں کی شکل میں اموی ریاست کے خلاف سر اُٹھایا، خارجیوں کی ایک بڑی تعداد کو فروہ بن نوفل الاشجعی نے معاویہؓ کے خلاف جہاد کرنے پر آمادہ کیا، اسی طرح روافض عراق میں ریاست کے خلاف ہر انقلابی

تحریک کا حصہ ہوتے، مختصراً مضبوط مخالف تحریکوں کی بدولت بہت سے اندرونی چیلنجوں کا سامنا کرنا پڑا، دونوں تنظیموں کا اپنا منظم استخباراتی سسٹم اور اپنا ہیڈ کوارٹر تھا جو لیڈر اور عسکر کے لئے مختلف احتیاطی تدابیر کے فرامین جاری کرتے، خوارج کے پاس لیڈروں سے ملنے کے لئے خفیہ ملاقات کی جگہیں تھیں جن کے دروازوں پر کھڑے محافظ قریب آنے والے ہر خطرے سے مطلع کرتے، منظم استخباراتی سسٹم کی بدولت روافض اور خوارج اپنے لیڈروں کو بروقت مطلع کرتے، اس سسٹم کی بدولت انہوں نے امویوں کے خلاف فریب اور پروپیگنڈوں کو پروان چھڑایا بایں طور کہ ہم ریاست کی طرف سے کی جانے والے اعداد وشمار وفیصلوں سے مطمئن نہیں ہے اور یوں وہ حج ، تجارت اور قاصد کی روپ میں اپنے ارکان سے ملتے اور ساتھ امویوں کی ریاستی نظام میں مختلف شکلوں کے ذریعے داخل ہو کر انتشار کی بدولت ریاستی بنیادوں کو کمزور کرنے کی کوشش کرتے۔

اموی خلفاء جاسوسی کے معاملے میں دلچسپی رکھتے تھے اور اسلامی استخباراتی نظام کو امویوں کے دور میں خوب ترقی ملی اور اس سسٹم کی بدولت اندرونی و بیرونی خلفشار کا قلع قمع ہوا، چونکہ حضرت معاویہؓ مکتب نبوت ﷺ وخلفاء راشدینؓ کے فیض یافتہ تھے اس لئے ان کا استخباراتی سسٹم خیر القرون کے استخباراتی محل کا حصہ تھا ، پس انہوں نے سابقہ تجربات کی ٹھوس بنیاد پر ریاستی نظام کو موقوف کیا، کیونکہ استخباراتی تجربات نظام چلانے کے لئے بمنزلہ نبراس ہے، لیکن عصر اموی میں اندرونی و بیرونی چیلنجیز میں اضافے نے استخباراتی میکانزم کو فروغ دینے میں اہم کردار ادا کیا

استخباراتی سسٹم کا سربراہ:

ہر چیز کا ایک امیر، چیف اور سینئر ہوتا ہے جو اس سسٹم کو مینج کرتا ہے اسی طرح اموی دور میں استخباراتی سسٹم کی اعلیٰ کمان براہ راست اموی خلیفہ کے ماتحت ہوتی، صوبوں میں اس کے والی کے ماتحت یہ سسٹم چلتا تھا، اموی خلفاء استخباراتی سسٹم کی لیڈرشپ کو اپنے لئے اعزاز سمجھتے تھے، حضرت معاویہؓ بن ابی سفیانؓ نے ایک مضبوط استخباراتی آپریٹس کی تعمیر کو اپنی اولین ترجیحات میں سے بنایا، اس نے قوم کے افراد میں راز رکھنے کے کلچر کو عام کرنے پر توجہ مرکوز کی، تاکہ کل استخباراتی سسٹم کی لیڈرشپ کرکے دشمن پر اپنی طاقت کا لوہا منوا سکے کیونکہ مضبوط استخباراتی لیڈرشپ کے بغیر غلبہ عدو ممکن نہیں، اس لئے خلیفہ معاویہ بن ابی سفیانؓ فرماتے ہیں:

"ما افشیت سری الی احد الا اعقبنی طول الندم وشدة الاسف ولا اودعتھ جوانح صدری فخطمتھ بین اضلاعی الا کسبنی ذلک مجدا وذکراورفعتھ فقیل لھ ولا ابن العاص! فقال ولا ابن العاص[1]"۔

"کہ میں جب اپنا راز کسی کو آشکارا کرو تو سوائے طویل پشیمانی اور ندامت کے کچھ ہاتھ نہیں آتا، اور جب راز اپنے سینے میں چھپا کر رکھو تو اس سے مجھے عزت، سربلندی اور وقار ملا ہے، کسی نے سوال کیا؟ کہ ابن العاص کو بھی نہیں بتاتے، تو حضرت معاویہؓ نے نہیں میں جواب دیا"۔

حضرت معاویہ بن ابی سفیانؓ اپنے خاندان کو راز رکھنے یعنی استخباراتی تربیت دینے کے خواہاں اور مشتاق تھے اس لئے تاریخ کے اوراق سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ اپنے خاندان، رشتہ داروں اور اہل بیت پر نظریں جما کر رکھتے کیونکہ انہیں معلوم تھا کہ یہ پہلا لنک ہے جس کے ذریعے دشمن غمخواری یا کسی دوسری شکل کے ذریعے گھس کر ریاستی راز معلوم کرسکتے ہیں، پس اس لنک کی حفاظت از حد ضروری ہے۔

اسی طرز عمل پر یعنی استخباراتی سسٹم کی سربراہی کے حوالے سے دوسرے اموی خلفاء نے بھی عمل کیا عبدالملک بن مروان (۶۵،۶۸ھ) نے اپنے بیٹے ولید بن عبدالملک (جسے ولی عہد بھی نامزد کیا گیا تھا) کے حرکات و سکنات سے باخبر رہنے کے لیے افراد مقرر کئے تھے، حج کے موسم میں ولید نے اہل مکہ سے شاندار استقبال نہ کرنے کی وجہ سے درشتی و سختی کا معاملہ کرتے ہوئے، اہل مکہ کی برائی میں تقریر کرکے کہنے لگے "جب بھی کوئی فتنہ ہوتا ہے تو آپ لوگ اس کی طرف جلدی کرتے ہیں، نافرمانی اور اختلاف کرتے ہوئے سالوں سال جھگڑتے ہیں ولید کی اس ترش روروئے کی اطلاع فوراًاس کی والد گرامی عبدالملک بن مروان کو پہنچ گئی، جس پر اس سے توبہ تائب ہونے کا مطالبہ کیا گیا اور کہا گیا کہ آپ کو ان کے ساتھ ایسا کرنے کا کوئی حق نہیں پہنچتا، آپ کے لئے ضروری ہے کہ ان کے ساتھ نرمی کا معاملہ کریں اور ان کا عذر قبول کریں"[2] البلاذری بیان کرتے ہیں کہ" ولید بن عبدالملک (۶۹۳،۶۸۳م) کے سترہ بچے تھے جن میں جو کوئی سن بلوغ کو پہنچتا تو اس کی خبر گیری کے لئے دس عیون مقرر کرتے اور انہیں بُرے دوستوں سے دور رکھتے۔[3] اسی طرح سلیمان بن عبد الملک (۹۶،۹۹ھ/ ۶۹۶،۶۹۳) نے رجاء بن حیوۃ کو عمر بن عبدالعزیز کی خبر اور ان کو تربیت دینے کے لئے مقرر کیا تھا"۔[4]

جب عمر بن عبد العزیز (۹۹۔۱۰۱ھ) خلیفہ بنے تو اس نے عیون پھیلانے میں توسیع کی، خصوصاً اپنے خاندان کے حال احوال لینے کے لئے اور اپنے بڑے بیٹے عبدالملک کی خبر لینے کے لئے، اس نے اپنے استاد میمون بن مہران کو حکم دیا کہ "اس کے بیٹے کو تفصیلی معلومات استخبارات کے حوالے سے فراہم کرے۔[5] ابن الحکیم نے ذکر کیا ہے کہ عمر بن عبدالعزیز اپنے غلام کے ساتھ رعایا کا حال معلوم کرنے کے لئے بھیس بدل کر دار الحکومت دمشق کے قرب وجوار میں نکلے اور لوگوں سے آس پاس گاؤں کے حالات کے بارے میں پوچھتا، ایک دفعہ ان کے ساتھ شہر کا ایک سوار ملا اور ان سے شہر اور آس پاس بادیوں کے بارے پوچھا تو راکب کہنے لگا،

"ترکة المدینة والظالم بها مقهور،والمظلوم بها منصور والغنی موفور ،والعائل مجبور"

"میں نے شہر کو اس حال میں چھوڑا کہ ظالم اس میں مقہور ہوتا ہے اور مظلوم کے ساتھ مدد کی جاتی ہے اور غنی موفور اور کمانے والا محنت کرتا ہے، اور سوال کرنے ولا مجبور ہوتا ہے" عمر بن عبد العزیز یہ سُن کر بہت خوش ہوا اور کہنے لگا "کہ بخدا تمام شہر اگر اسی صفت سے موصوف ہو جائے یہ مجھے محبوب ہے اس بات کہ شہر میں سورج طلوع ہو جائے،[6] خلیفہ ہشام بن عبد الملک (۱۲۵،۱۰۵ھ) بھی خلافت سنبھالنے کے بعد اپنی استخباراتی سسٹم کے ذریعے ولی عہد کی نگرانی کرتے"۔[7]

مختصراً خلیفہ معاویہ بن ابی سفیانؓ نے اموی خاندان میں رازداری کے کلچر کو متعارف کرا کر اموی خلفاء میں استخباراتی فکر کے لحاظ سے ابتدائی عمارت کی بنیاد ڈالی، جس کی بدولت اموی خلفاء اس سسٹم کو منہج معاویہؓ پر پروان چھڑانے میں ایڑی چوٹھی کا زور لگاتے، تاکہ سیکورٹی کے ان غلطیوں کو نہ دہرایا جاسکے، جس کی بدولت مسلم پیشوا امیر المؤمنین حضرت عمر فاروقؓ (۲۳ھ)، عثمان بن عفانؓ (۶۵۵م) اور علی حیدر کرارؓ (۴۰ھ / ۶۶۰) جیسے عظیم شخصیات دشمن کے ہاتھ آگئے۔

داخلی نظام استخبارات کے شعبے:

بنوامیہ کی داخلی نظام استخبارات میں سوچ وبچار کرنے والا لامحالہ اس نتیجے پر پہنچے گا کہ عہد اموی میں داخلی نظام استخبارات کے کئی شعبے تھے، جن میں سے ہر شعبہ استخباراتی عمل کے کسی نہ کسی شکل میں مہارت رکھتا تھا مملکت کی طرف سے مقرر کردہ اشخاص مختلف استخباراتی محکموں کی نمائندگی کرتے تھے، شعبے درجہ ذیل تھے ۱۔ شعبہ برائے کنٹرول ۲۔ سٹی سیکورٹی ڈیپارٹمنٹ ۳۔ حزب اختلاف کی تحریکوں کا مقابلہ کرنے کا محکمہ ۴۔ انسداد برائے مخالف جاسوسی ۵۔ سپیشل اندرونی آپریشنز ڈیپارٹمنٹ ۶۔ پرسنل پروٹیکشن ڈیپارٹمنٹ ۷۔ بھرتی کا شعبہ ۸۔ کمیونیکیشن ڈیپارٹمنٹ ۹۔ محکمہ پولیس۔

۱۔ سینئر قیادت کو کنٹرول کرنا:

چونکہ اموی دور میں استخبارات کا استعمال سیاسی قیادت کو کنٹرول کرنے کے لیے ایک اہم حکمت عملی تھی، اموی خلفاء نے اپنی حکومت کو مستحکم رکھنے، مخالفین کو دبانے اور سیاسی بحرانوں سے نمٹنے کے لیے اندرونی خفیہ نیٹ ورکس اور جاسوسی کے طریقوں کا استعمال کیا، جس کی بدولت ریاست امن کا گہوارہ بن کر مضبوط کیا گیا۔ مثلاً امام ابن سعد لکھتے ہیں "کہ جب زیاد بصرہ چلا گیا تو روافض (شیعہ صاحبان) حجر بن عدی کے پاس بکثرت آتے جاتے، اور ان سے کہتے کہ انک شیخنا واحق الناس بانکار هذالامر[8] آپ ہمارے شیخ ہے اور تمام لوگوں سے زیادہ

اس بات کے حقدار ہیں کہ اس معاملے (خلافت معاویہؓ) کا انکار کریں، حجر بن عدی مسجد جاتے تو یہ لوگ ساتھ ہوتے ، لیکن زیاد اس پورے معاملے سے غافل نہ تھا اور اس نے حجر بن عدی کو کنٹرول کرنے کی ذمہ داری عمرو بن حریث کے سپرد کی تھی، پورے صورتحال سے واقفیت کے بعد عمرو بن حریث نے ایک قاصد کے ذریعے حجر بن عدی کو پیغام بھیجا کہ "اے ابو عبدالرحمن! آپ تو امیر سے عہد کر چکے ہو پھر یہ جماعت آپ کے ساتھ کیسی ہے؟ حجر نے جواب بھیجا کہ جن چیزوں میں آپ مبتلا ہو تم ان کا انکار کرتے ہوئے پیچھے ہٹو، تمہاری خیریت اسی میں ہے، اس پر عمرو بن حریث نے زیاد کو لکھا کہ اگر تم کوفہ بچانا چاہتے ہو تو جلدی آجاؤ، اور یوں بروقت اس کو کنٹرول کیا گیا"۔

اموی دور میں استخبارات کے ذریعے سیاسی قیادت کو کنٹرول کرنے کے لیے ان کے حوالے سے معلومات جمع کرتے، سیاسی مخالفین کو دبانے کے حوالے سے حجاج بن یوسف نے جارحانہ رویہ اپنایا، خلافت کے وسیع رقبے میں والیوں کی وفاداری کو یقینی بنانے کے لیے خفیہ داخلی جاسوس مقرر کیے جاتے اور اپنی حکومت کو طول دیتے۔

۲۔ سٹی سیکورٹی ڈیپارٹمنٹ:

شہروں کی سیکورٹی اور اس کی دیکھ بھال کا کام عریف کو سونپا گیا تھا، عریف عہد بنو امیہ میں ایک فوجی عہدہ تھا لیکن فوج تک محدود نہیں تھا، اس کی سرکاری حیثیت بمنزلہ انٹیلیجنس افسران کی ہوتی، ہر اس چیز کی نگرانی کرتے جو سیکورٹی میں خلل اور انتشار کا باعث بنتی یعنی ان کی ذمہ داریوں میں سے شہروں کی دیکھ بھال، بغاوت ، شبہات بغاوت، مشکوک افراد کی سرگرمیوں، قانون شکنی اور مشکوک وفاداریوں کے حامل افراد کی اطلاع فورا مقتدر قوتوں اور گورنر کو دیتے، اس کے ساتھ عوام کی نگرانی اور عوام کو مختلف احکامات کے متعلق آگاہ کرنا جیسے امور بھی ان کے ذمہ داریوں میں شامل تھے، مختصرا عریف ایک مواصلاتی اور نگرانی کا آلہ ہے جسے استخباراتی ادارے بغاوت اور انقلابات کے رونما ہونے سے پہلے ہی استعمال کرتے، تاکہ تمردات کا سر اُٹھانے سے پہلے قلع قمع کیا جاسکے۔ مثلاً

"حجاج بن یوسف کو عراق میں عریف کی طرف سے یہ رپورٹ موصول ہوئی کہ ایک معاشی رجحان پھیلنا شروع ہو گیا ہے جس سے ریاست کی اقتصادی سلامتی کو خطرہ ہے، بالاخر استخباراتی ادارے کی تتبع بسیار کے بعد معلوم ہوا کہ یہ رقم کی جعل سازی کا رجحان ہے جو واسط شہر میں واقع ٹکسال کے کام کرنے والے افراد جعلی کرنسی بنا کر شہر لے جاتے ہیں، سراغ لگانے پر پکڑ کر کے جیل ڈالے گئے"۔[9]

امام طبریؒ لکھتے ہیں "کہ عریف اپنے قبیلے کے افراد کا مسئول وذمہ دار ہوتا ہے اور اس کی ڈیوٹی ہے کہ وہ ان کے رجحانات اور منصوبوں کی چھان بین کرے، اور قبیلے یا متعلقہ علاقے کے لوگوں یا کسی فرد میں خطرے کی صورت میں بالا قیادت کو مطلع کرے[10]۔

گویا عریف اپنے قبیلے یا ڈیوٹی کے علاقے کے لوگوں کے لئے بالا قیادت کی طرف سے بمنزلہ عین وجاسوس کے ہوتا ہیں، کبھی کبھار فوجی کمانڈر کو بھی علاقے کے بہادر وبزدل کے بارے رپورٹ پیش کرتا ہے، سیکورٹی ذمہ داریوں کے ساتھ ساتھ علاقے کے مکینوں میں عطیات وغیرہ عدل کے ساتھ تقسیم کرنے کا کام بھی کرتا ہے۔

۳۔باغی تحریکوں کی روک تھام کے لئے شعبہ:

اموی استخبارات کے شعبہ جات میں سب سے اہم شعبہ وڈیپارٹمنٹ مخالف تحریکوں کے روک تھام کا تھا، کیونکہ حزب اختلاف شدید تھی اور اموی ریاست کا تختہ الٹنے کے لئے سرگرم عمل تھی، اس لئے اموی حکومت نے معاشرے کے تمام طبقات سے حتی کے ذمیوں سے بھی اس محکمے کے لئے افراد کو بھرتی کیا، تاکہ مخالف تحاریک وجدوجہد کو کنٹرول کرکے ریاست کو اندرونی لحاظ سے پرامن ومستحکم بنایا جاسکے، یعنی اس استخباراتی محکمہ نے سلامتی کو برقرار رکھنے اور ملک کے استحکام میں خلل ڈالنے والے ہر مخالف تحریک وافراد سے نجات دلانے میں اہم کردار ادا کیا، اموی ریاست استخبارات کے ذریعے فقط زبانی طور پر مخالفت کرنے والوں کا تعاقب نہیں کرتی، جب تک مخالفین مخالفت میں مسلح ہونے پر نہ آتے، کیونکہ حضرت عبداللہ بن عمیر فرماتے ہیں

"کہ ایک شخص نے حضرت معاویہؓ کو بہت دیر تک سخت سست کہا، حضرت معاویہؓ خاموش رہے، تو لوگوں نے کہا، "کیا آپ اس پر بھی بردباری کا مظاہرہ فرمائیں گے؟ حضرت معاویہؓ نے فرمایا کہ "میں لوگوں اور ان کے زبان کے درمیان حائل نہیں ہونا چاہتا جب تک وہ ہمارے پالیسیوں کے درمیان حائل ہونے لگیں[11]"۔

یعنی کہنے پر اتنا کچھ نہیں کہتے جب تک وہ بغاوت پر نہ آجائے، اموی خلفاء کی طرف سے داخلی انٹیلیجنس کے مؤثر استعمال نے کئی بغاوتوں کو ناکام بنانے میں مدد دی اور وقتی استحکام فراہم کیا، لیکن حکومت کی سخت پالیسوں اور طاقت کے بے دریغ استعمال کی وجہ سے انہیں طویل مدتی عوامی حمایت حاصل نہ ہوسکی۔

۴۔ڈیپارٹمنٹ برائے انسداد مخالف جاسوسی:

اموی دور میں جدید دور کی طرح ایک باقاعدہ ڈیپارٹمنٹ برائے انسداد مخالف جاسوسی تو نہیں تھا لیکن ایک منظم جاسوسی نظام اور داخلی انٹیلیجنس کی مدد سے دشمن ومخالف جاسوسی نیٹ ورکس کا پتہ لگانا، ان کی سرگرمیوں کو روکنا اور ملکی سلامتی کو یقینی بنانے کے انتھک کوشش کی جاتی۔ مثلاً

"خوارج کے پاس ایک آہن گر تھا جس کا نام ابزی جو بڑا چالاک، مکار اور دین دشمن تھا، یہ زہر میں بجھے ہوئے تیر تیار کر کے مسلمانوں پر استعمال کرنے کے لئے خفیہ طریقے سے قطری لوگوں کے حوالے کرتا، اموی عسکر تنگ آکر اپنے کمانڈر مہلب بن ابی صفرہ سے شکایت کرنے لگے، مہلب نے کہا، فکر نہ کرو، اس کا علاج میں اچھی طرح سے کرلونگا، پھر مہلب نے انسداد جاسوسی ڈپارٹمنٹ کے افراد کو بروئے کار لاکر ہمیشہ کے لئے اس کھیل کا خاتمہ کیا، بایں طور کہ ابزی کے نام پر مہلب کی طرف سے خط لکھا زہر میں بجھے ہوئے تیر جو تم نے ہمارے لئے تیار کئے ہیں، وہ مل گئے، اس صلے میں ایک ہزار درہم روانہ کئے جاتے ہیں، انہیں قبول کرو پھر مہلب نے اپنے عیون سے کہا، "یہ خط اور یہ درہم لے کر جاؤ، اور قطری کے لشکر میں خفیہ طریقے سے پھینک آؤ،" تعمیل حکم کے بعد قطری لوگوں نے ابزی کو بلا کر کہا، یہ کیا غداری ہے؟ ابزی نے کہا اس طرح کچھ بھی نہیں، یہ تہمت ہے، لیکن قطری لوگوں نے ایک بھی نہ مانا اور فوراً اسے قتل کیا"[12]۔

انسداد مخالف جاسوسی کا مقصد نہ صرف ملکی رازوں کی حفاظت ہوتی بلکہ بیرونی طاقتوں کے جاسوسی نیٹ ورکس کو توڑنے اور انہیں ناکام بنانے میں بھی بنیادی کردار ادا کرتے، جس طرح مہلب بن صفرہ نے دشمن جاسوس کو اپنے لوگوں کے ہاتھ سے قتل کر کے بہترین انسداد مخالف جاسوسی طرز عمل کا ثبوت دیا۔

۵۔ انٹرنل انٹیلی جنس آپریشنز ڈیپارٹمنٹ:

یہ بہت حساس، اہم اور دفاعی ڈیپارٹمنٹ تھا، عموما اس خاص ڈیپارٹمنٹ کی نگرانی براہ راست خلیفہ کرتا، جس کا کام دشمن سے دفاع کرنا، دشمن کے پاس مختلف بھیس وشکلوں میں جانا، ان کے حوصلے مختلف پروپیگنڈوں کے ذریعے پست کرنا، اموی ریاست کا وقار دشمن اور اس کی فوج پر مسلط کرنا۔ مثلاً

"فروہ بن نوفل کی قیادت میں خوارج اموی تختہ الٹنے کے لئے جمع ہوئے، لیکن اس ڈیپارٹمنٹ نے بروقت مطلع ہوکر کامیاب کارروائی کر کے ان کا قلع قمع کیا"[13]۔

اسی طرح اس ڈیپارٹمنٹ کے حاملین نے دار الحکومت قسطنطنیہ سے سینئر ترین رومی رہنماؤں کو اغوا کرنے میں کامیاب ہوئے، مختصراً اس ڈیپارٹمنٹ نے بہادرانہ کارروائیاں کیے، کہ یہ خاص قسم کے جان نثار لوگ ہوتے، جو قیام امن کے لئے ہمہ وقت مصروف عمل ہوتے اور کامیاب داخلی استخباراتی کاروائیوں کی بدولت ریاست اور اس کے منصوبوں کو دوام بخشتے۔

۶۔ پرسنل پروٹیکشن ڈیپارٹمنٹ:

جب مخالفت کا خطرہ پھیل گیا اور مخالف تحریکیں بہت سے قاتلانہ کارروائیاں کرنے میں کامیاب ہوگئے، جس میں تین خلفاء حضرت عمرؓ فاروقؓ، حضرت عثمان ذوالنورینؓ، حضرت علی حیدر کرارؓ کی جانیں گئیں، بلکہ

حضرت معاویہ بن ابی سفیانؓ، عمر بن العاصؓ اور دیگر اعلیٰ شخصیات کو بھی قتل کرنے کی کوشش کی گئی، تو اموی ریاست نے قیام ریاست کے پہلے دن سے اموی خلفاء اور اعلیٰ شخصیات کو تحفظ فراہم کرنے کے لئے یہ محکمہ بنایا،

"اسی ضرورت کے تحت مساجد میں مسلم لیڈروں کی تحفظ کے لئے مخصوص کمرے بنانے کی فکر محسوس کی گئی، اور جب مسجد جاتے تو محافظ تلواریں لیے کھڑے رہتے خلیفہ کے پاس جانے کے لئے حاجب[14] یعنی بندہ مقرر کیا جاتا، اس کی حیثیت اعلیٰ عہدہ دار کی ہوتی تاکہ خلیفہ سے ملنے والے اشخاص کا پتہ لگائے کہ کون ہے، کیوں آیا اور کیا چاہتا ہے خلیفہ سے؟۔

"عبد الملک بن مروان نے حاجب کو ہدایت کردی تھی کہ مؤذن، ڈاکیہ اور کھانے کے لیے بلانے والے کو کبھی میرے پاس آنے سے نہ روکنا وہ ہر وقت بلا تکلف داخل ہو سکتے ہیں، اس نے بھائی عبد العزیز بن مروان کو نصیحت کی تھی کہ حاجب کے فرائض اپنے اہل ترین آدمی کے سپرد کرنا، وہ تمہاری زبان اور دل و دماغ ہے اسے ہدایت کرنا[15]"۔

یہ تھا حاجب پرسنل پروٹیکشن کا نظام جو اس وقت ضرورت کے لحاظ سے متعین کیا گیا تھا۔

۷۔ کمیونیکیشن ادارہ:

معاویہ بن ابی سفیانؓ نے اپنے دور حکومت میں دیوان البرید کا محکمہ قائم کیا، تاکہ ملک کے طول و عرض سے مختلف خبریں اور خاص طور پر سرحدی امور سے متعلقہ خبریں جلد از جلد ان تک پہنچائی جاسکیں، ان سے قبل اموی دور کی طرح منظم سسٹم کا حامل دیوان البرید (محکمہ ڈاک) نہیں تھا، اموی دور میں دیوان البرید ایک خود مختار انتظامیہ بن چکا تھا، جس کی سربراہی ایک شخص کرتا تھا جو صاحب البرید کے نام سے جانا جاتا تھا، یہ انچارج خلیفہ تک ان کے عمال، کمانڈرز اور حکومتی اہل کاروں کی خبریں پہنچانا، مزید برآں ان کے جاسوس ہر نئی صورت حال سے انہیں مطلع کرنا، اسی طرح برید فوجی احکامات کی ترسیل کے لئے خلفاء اور ان کے ولاۃ و قائدین کے درمیان رابطہ کا ذریعہ تھا، محکمہ ڈاگ کے منتظمین و ملازمین حکومت کی طرف سے تفتیش کاری کی ذمہ داری کا فرض سرانجام دیتے ہوئے جنگ کے مختلف حالات میں لشکر کے حالات اور ہر طرح کے دیگر حالات و واقعات کے بارے میں آگاہ کرتے رہتے تھے، مزید برآں مال و عطیات کے بارے میں بھی اسے باخبر رکھا کرتے، کسی نے کسی کو کیا دیا، کتنا دیا، کب دیا اور کیوں دیا؟ نیز ان کے درمیان کیا طے پایا، وہ یہ سب کچھ تحریری طور پر خلیفہ کے سامنے پیش کرتے یا انہیں بھجوا دیتے، اموی دور میں اس ادارے کا بڑا اثر رسوخ تھا اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ ان جاسوسوں کا انتظام کرتا جو

ملک کی جاسوسی کے لئے کام کرتے اور دشمن کے بارے میں فوری معلومات فراہم کرنے کا کام کرتے، جس کی وجہ سے مسلمانوں کے لئے دشمن کے منصوبوں کو بے نقاب کرنا اور ان کی خبریں جاننا ہمیشہ ممکن ہوتا۔

"اس استخباراتی ادارے کی اہمیت پر زور دینے کے لئے عبد الملک بن مروان نے ہر بندر گاہ پر ایک پوسٹ ماسٹر مقرر کیا، جو اسے اس بندر گاہ میں ہونے والی ہر چیز سے آگاہ کرتے تھے، خاص طور پر دشمنوں کی نقل وحرکت اور ارداوں کے بارے میں معلومات خلفاء و منتظمین ریاست کے سامنے پیش کر کے ان کی رائے اور حکم کا انتظار کرنا"۔[16]

اس ادارے کو خلیفہ عبد الملک بن مروان نے اندرونی وبیرونی چیلنجز کی بدولت خوب توجہ دی، تاکہ اس ادارے (برید) کے ذریعے معلومات حاصل کر کے احسن طریقے سے چیلنجز کا مقابلہ کر سکے، اس ضرورت کو سامنے رکھتے ہوئے عبد الملک بن مروان نے اپنے حاجب، محافظ اور چیمبر لین کو حکم دیا کہ

"صاحب البرید، ڈاگی یا اس کے پیغام کو دن ورات میں کبھی بھی ایک ساعت کے لئے نہ روکنا، کیونکہ بسا اوقات ایک ساعت کے لئے روکنا ایک سال نقصان کا سبب بن سکتا ہے"۔[17]

عبد الملک بن مروان کے دور میں قبیصہ بن ذویب الخزاعی کیمونیکیشن سسٹم یعنی دیوان البرید کی نگرانی کرتے تھے، وہ خفیہ خبریں بڑی رازداری سے پڑھنے کے بعد، معلومات کو ترتیب دیکر، خلیفہ کے سامنے ان رپورٹس وخبروں کا خلاصہ پیش کرکے، ان کی طرف سے جواب کا انتظار کرتے، قبیصہ بن ذویب کے کندھوں پر جو عظیم ذمہ داری ڈالی گئی، اس کی وجہ سے وہ دن یا رات کے کسی بھی وقت خلیفہ عبد الملک کے پاس جانے کا حق رکھتے تھے۔[18]

ڈاگ کے ذرائع:

ڈاگ کی نقل وحمل کے لئے کئی ذرائع بھی استعمال کئے گئے، جن میں گھوڑے، بحری جہاز، اونٹ، کیریئر کبوتر یعنی تعلیم یافتہ کبوتر اور السعاۃ (وہ مرد ہوتے جنہیں دور تک اپنے پاؤں پر چلنے کی تربیت دی جاتی ہے) شامل ہیں ، ایسے روایات موجود ہیں جو اس بات کی تصدیق کرتے ہیں کہ تعلیم یافتہ کبوتر بالفاظ دیگر بردار کبوتر مقام رصافہ میں اموی قیادت کو خبریں پہنچاتے تھے،

"رصافہ ایک مقام ہے جو ہشام بن عبد الملک نے گرمیوں میں سیر وتفریح کے لئے بنائی تھی، بہر کیف بردار کبوتروں میں سے ایک کبوتر یہ پیغام لے کے آیا اس حال میں کہ خط ان کے پروں میں تھا، اس میں بتایا گیا تھا کہ ایک بندر گاہ پر دشمنوں نے حملہ کر دیا۔"[19]

”عبد الملک بن مروان ڈاگ کے اوقات کو منظم کرنے ،ڈاگ سٹیشنوں کا خیال رکھنے اور اس میں کام کرنے کے لئے بہترین اہلکاروں کو منتخب کرنے کا خواہشمند تھا،اسی طرح ولید بن عبد الملک نے برید کو خاص توجہ دی ،اس ادارے کے ذریعے لیڈروں کو ہدایات واحکامات جاری کرتے اور اسی کے ذریعے خلیفہ کو لیڈروں کی خبریں ملتی تھی۔ حجاج بن یوسف نے پوسٹل سروس کی ترقی میں اہم کردار ادا کیا خاص طور پر واسط اور قزوین کے درمیان اونچی جگہوں پر آگ جلانے کے لئے مینار بنادیئے،اور پھر آگ مشتعل کرنے یا دھواں اُٹھنے سے خبر واسط و قزوین علاقے کو منتقل ہوتی اور یوں ان کی طرف گھوڑے دوڑ دوڑ کے آتے کیونکہ یہ کسی اہم امر پر دلالت سمجھا جاتا۔“[1]

مختصراً اموی دور میں پوسٹ آفس کے ذریعے ریاست کی سیکورٹی کو اندرونی اور بیرونی خلفشار سے بچانا،جاسوسوں کا انتظام کرنا اور معلومات جمع کرکے خلیفہ تک پہنچانے کی ذمہ داری نبھاتا،اور یہ بھی معلوم ہونا چاہیے کہ برید استخبارات کی ذمہ داری نبھانے میں یکتا نہیں تھا بلکہ دیگر استخباراتی اداروں کی طرح یہ بھی ہر وقت مطلوب ومقصود کے حصول میں مصروف عمل ہوتا۔

۸۔ محکمہ پولیس:

اموی خلفاء نے اندرونی خلفشار کو کنٹرول کرنے کے لئے اس محکمہ کی طرف خوب توجہ دی ،کیونکہ حفاظتی اداروں میں پولیس کو ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت حاصل ہے اور اس ادارے کا بنیادی کام داخلی سلامتی کو برقرار رکھنا تھا،یہ ادارہ اموی دور میں بہت مضبوط تھا،اور اس کی مضبوطی کا اندازہ اس واقعے سے معلوم ہوتا ہے

”کہ خلیفہ سلیمان بن عبد الملک نے پولیس آفسر کو آرڈر دیا کہ میری فوت ہونے جانے کے بعد میری خاندان کو وصیت سننے کے لئے جمع کرنا،واضح رہے کہ جو بھی شخص وصیت کی شرائط یعنی وصیت پر عمل کرنے کی بجائے انکار کرے تو اسے فوراً قتل کردینا“[2]۔

یہ بہترین دلیل ہے اس بات پر کہ اموی دور حکومت میں سیکورٹی اور امن کو یقینی بنانے کے لئے شرطہ کے افسر کی کیا حیثیت تھی،یعنی وہ اس پر قادر تھا کہ بادشاہی خاندان کو ریاستی حکم فالونہ کرنے اور سرکشی کرنے کی صورت میں قتل کرنے پر قادر تھا۔ پولیس آفسر کے ذمہ داریوں میں سے ایک ذمہ داری جو اموی ریاست میں اسے سونپی گئی وہ خلیفہ کو ذاتی طور پر خوارج وروافض جیسے فتنہ پرست مخالف گروہوں کے حملوں وخطروں سے بچاکر تحفظ فراہم کرنا،چنانچہ معاویہؓ کو قتل کرنے کے لئے خوارج نے جو ناکام کوشش کی،تو آئندہ اس طرح کے واقعات کی سدباب کے لئے اموی خلفاء نے پولیس کو حفاظتی دستے وحاجب کے طور پر استعمال کیا،مثلاً

"معاویہ بن ابی سفیانؓ ،ان کے گورنروں اور دیگر خلفاء نے پولیس کو اپنے حفاظتی دستے کے طور پر استعمال کیا، حتی کہ زیاد بن ابیہ تو اپنے ذاتی محافظ کے بغیر محل سے بھی نہیں نکلتے جو نیزوں کے ساتھ ساتھ ان کے آگے آگے چلتے تھے"[20]۔

مختصرا اموی خلافت میں داخلی سیکورٹی اور جاسوسی کے نظام کو مضبوط بنانے کے لیے شہر کے اندر شرطہ اور خفیہ جاسوسوں پر مبنی ایک مربوط انٹیلیجنس سسٹم تھا جس کا داخلی امن اور حکومتوں کے خلاف بغاوتوں کو روکنا تھا۔

ذمہ داریاں

قانون شکنی کرنے والوں کو سزا دینا:

قانون پر عمل درآمد کروانا بھی اس کے فرائض میں شامل تھا،بصرہ میں زیاد کی آمد سے پہلے بعض قانون شکن عناصر نے ارتکاب جرائم کو اپنا وطیرہ بنایا تھا لیکن جب زیاد نے پولیس کے سربراہ کو راستوں کو پرامن بنانے اور رات کے وقت گھر سے نکلنے والے ہر شخص کو قتل کرنے کا حکم جاری کیا[21]. تو خود بخود قانون شکن افراد کا قلع قمع ہو کر مکین علاقہ قانون کے سامنے سرنگوں ہونے پر مجبور ہوگئے.

شرعی سزاؤں کا نفاذ:

عصر اموی میں پولیس کی ذمہ داریوں میں سے ایک اہم ذمہ داری قاضی کا مرتکب جرم افراد کے لئے شرعی سزا جاری کرنے کے بعد شرعی حدود کا نفاذ بھی تھا، صحابہؓ وتابعینؒ دینی احکامات کے لئے بڑے غیور اور ان کے نفاذ کے بڑے حریص تھے،امام مالکؒ روایت کرتے ہیں کہ ایک غلام نے کھجور کا ایک چھوٹا پودا چرالیا اور اس سے برآمد بھی ہو گیا ،مروان نے اس جرم کے پاداش میں اس کا ہاتھ کاٹنے کا ارادہ کیا،غلام کا مالک رافع بن خدیجؓ کے پاس گیا اور ان سے فرمایا کہ نبی پاک ﷺ نے پھل اور شگوفہ خرما میں قطع ید سے منع فرمایا،اس پر مروان نے غلام کو رہا کرنے کا حکم جاری کیا[22]۔

حزب اختلاف کو کنٹرول کرنا:

اموی دور میں بڑتے ہوئے حزب اختلاف کی تحریکوں اور اموی خلفاء کی نظر میں خواہشات کی پیروی کرنے والے افراد پر نظر رکھنے کے لئے محکمہ پولیس میں ایک نیا ڈیپارٹمنٹ صاحب الاحداث کے نام سے متعارف ہوا، جس کی ذمہ داری اموی حکام کی فکری تجاویز کی مخالفت کرنے والوں کی حرکات وسکنات کی نگرانی کرنی تھی[23]۔

مختلف شہروں میں والیوں کی حفاظت کرنا:

پولیس کی ذمہ داریوں میں سے ایک ذمہ داری سفر و حضر میں خلفاء و گورنروں کی حفاظت کرنا ہے، حتی کہ نماز کی حالت میں پہرے دار ان پر کھڑے ہوتے، تاکہ ناخوشگوار واقعہ پیش نہ آئے، خلیفہ اور والیوں کی حفاظت پر معمور سیکورٹی اہلکار کے ہاتھوں میں ایسے نایاب اور خطرناک ہتھیار ہوتے، جسے سرکشی کرنے والے افراد اور مخالفین ریاست افراد دیکھ کر مرعوب ہو جاتے۔

مختصراً اموی دور میں پولیس کا نظام صاف، مضبوط اور منظم تھا، پولیس اہلکار اپنی جفاکشی، پختہ عزم، پاکیزگی اور امانت داری کی وجہ سے مشہور تھے، اس ادارے کا بنیادی مشن ملک میں داخلی لحاظ سے امن وامان پھیلانا تھا، اس کے علاوہ خبریں جمع کرنا، محل کے اندر اور باہر حفاظتی انتظامات کنٹرول کرنا، ریاست کے خلاف ہنگامہ آرائیوں اور پر تشدد حرکات وسکنات کو روکنا، اس کے ساتھ ساتھ خبروں وواقعات کو براہ راست خلیفہ کے کان یعنی عیون تک پہنچانا، ان کے حفاظتی فرائض میں میں مساجد کی حفاظت اور حزب اختلاف کی تحریکوں پر بھی نظر رکھنا تھا۔

خلاصہ:

اموی خلفاء زیرک سیاستدان اور خداد صلاحیتوں کے مالک تھے، دار الخلیفہ شام میں واقع ہونے کے سبب خلیفہ ملک شام میں رہائش پزیر رہتا، شان وشوکت، خدام وحشم اور شاہانہ وقار دربار خلافت کا امتیازی وصف تھا، مرکز سے تمام ادارے کنٹرول کئے جاتے، سیاسی حوالے سے ملکی استحکام اور حزب اختلاف کو قومی دھارے میں شامل کرنے کے لئے اس امر کی ضرورت تھی کہ خلافت اسلامیہ کے تمام علاقوں میں بہترین سیاسی نظم وضبط کا نظام قائم ہو، اس کو یقینی بنانے کے لئے خلفاء راشدینؓ کے منہج کو سامنے رکھ کر سب سے پہلے اندرونی لحاظ سے فتنوں کی سرکوبی کے بعد مندرجہ بالا محکموں کے ذریعے استحکام پیدا کرنے سے لابدی تھا۔

اموی خلفاء براہ راست ریاست کی داخلی سلامتی کا انتظام اور اندرونی جواسیس کی نگرانی کا انتظام کرتے، انہوں نے جاسوسوں کو منظم اور مؤثر کارروائی کرنے میں اہم کردار ادا کیا، واضح رہے کہ عیون کی طرف سے جو رپورٹس اندرونی معاملات کے حوالے سے پیش کئے جاتے، تو ان رپورٹس پر عمل درآمد کے حوالے سے انتہائی ضروری اور صرف معلومات کا حاصل ہونا جیسے درجہ بندیوں میں تقسیم کئے جاتے، تقسیم کے بعد رپورٹس کو پڑھنے، تجزیہ کرنے اور نتائج خلیفہ کو پیش کرنے کے لئے ماہر اور انتہائی قابل اعتماد عملہ موجود ہوتا، پھر ان ہی رپورٹس اور اس کے نتائج کو ملحوظ نظر رکھتے ہوئے اموی خلفاء کارکنوں وذمہ داروں کو احکامات جاری کرتے، اور یوں انہوں نے ہر قسم کے اندرونی فتنے خواہ حزب اختلاف ہو یا روافض وخوارج کی شکل میں ہو کو مرعوب کرنے میں کامیابی کو ہاتھ سے جانے نہیں دیا۔

حوالہ جات:

1-البیہقی، ابراہیم بن احمد، المحاسن والمساوی، لبنان، ص۴۲۸،(بیروت، دارالکتب العلمیہ،۱۹۹۹)

2- ابن بکار، الزبیر بن بکار بن عبداللہ (الاسدی، المکی)، الاخبار الموفقیات، ط۲، ص۳۲۴،(لبنان، بیروت، عالم الکتب،۱۹۹۷)

3- البلاذری، احمد بن یحیی بن جابر بن داؤد، انساب الاشراف ج۸، ص۷،(القاھرہ، دارالمعارف،۱۹۹۷)

4۔ابن سعد، محمد بن سعد بن منیع، الطبقات الکبری، ط۱ج۷، ص۳۱۶،(لبنان، بیروت، دارالکتب العلمیہ،۱۴۱۰ھ)،

5۔ابن منظور، محمد بن مکرم: مختصر تاریخ دمشق لابن عساکر، ط۱، ج۳، ص۳۳۵،(دارالفکر،۱۹۸۴)

۔،(دارالعلم للملایین، بیروت،۱۴۱۸)6-(ابومحمد): سیرۃ عمر بن عبدالعزیز عبداللہ بن عبدالحکیم، ص۱۱۵۔

7۔ابن منظور، محمد بن مکرم: مختصر تاریخ دمشق لابن عساکر، ط۱ج۲۹، ص۶۹،(دمشق، دارالفکر،۱۹۸۴)

8-ابن الاثیر، علی بن محمد الجزری،(امام عزالدین، ابوالحسن)، اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ، ج۱، ص۳۵۶۔

9۔ابن منظور، محمد بن مکرم: مختصر تاریخ دمشق لابن عساکر، ط۱، ج۹، ص۴۳۰،(دمشق، دارالفکر۱۹۸۴)،

10۔امام طبری، محمد بن جریر بن یزید(ابوجعفر): تاریخ الرسل والملوک، ج۶، ص۴۷۴،(کراچی، نفیس اکیڈمی،۲۰۰۴)

11۔مفتی صاحب، تقی عثمانی صاحب: حضرت معاویہؓ اور تاریخی حقائق، ص۱۰۲،(کراچی، ادارۃ المعارف،۲۰۱۶)

12-ابوالنصر، عمر: تاریخ خوارج، مترجم، رئیس احمد جعفری، ص۶۳۔(لاہور، مقبول اکیڈمی)

13-امام طبری، محمد بن جریر بن یزید(ابوجعفر)، تاریخ الرسل، والملوک، ج۶، ص۸۱،(کراچی، نفیس اکیڈمی،۲۰۰۴)

14۔البلاذری، احمد بن یحیی بن جابر بن داؤد(ابوالحسن)، فتوح البلدان، لبنان، ص۴۲۷،(بیروت، مؤسسۃ المعاف،۱۹۸۷)

15۔ابن خلدون، عبدالرحمن بن محمد، مقدمہ ابن خلدون، الطبعۃ الثالثہ، ص،(بیروت، دارالفکر،۱۹۹۰)۲۰۶

16۔التنوخی المحسن بن علی(ابوعلی)، الفرج بعد الشدۃ، تحقیق عبود الشالجی، ج۲، ص۱۹۱،(بیروت، دارصادر،۱۹۷۸م)،

17۔ابوالہلال العسکری، عبداللہ بن سہل: کتاب الاوائل، تحقیق ولید قصاب و محمد المصری، ط۱، ص۱۶۲،(ریاض، دارالعلوم للطباعۃ والنشر،۱۹۸۷)

18۔امام طبری، محمد بن جریر(ابوجعفر): تاریخ الرسل والملوک، ج۶، ص۴۱۲،(کراچی، نفیس اکیڈمی،۲۰۰۴)

19۔الذہبی، محمد بن احمد بن عثمان، تاریخ الاسلام ووفیات المشاہیر والاعلام، تحقیق عمر بن عبدالسلام تدمری(لبنان، بیروت ،دارالکتاب

20-العربی،۱۹۸۷)ج۳، ص۵۷۳۔

21۔الصلابی، علی محمد، تاریخ الدولۃ الامویہ، ج۲، ص۸۳۷۔

22۔امام طبری، محمد بن جریر(ابو جعفر): تاریخ الرسل والملوک، کراچی، ج٦، ص ١١، نفیس اکیڈمی،

23۔امام طبری، تاریخ طبری، ج۵، ص ٢٢٣۔

24۔الحمیدانی، نمر بن محمد، ولایۃ الشرطۃ فی الاسلام، ص ٨٣، دار علم الکتب، ٢٠٠٨

25۔الحمیدانی، نمر بن محمد، ولایۃ الشرطۃ فی الاسلام، ص ١٢٠، دار علم الکتب، ٢٠٠٨

26۔ابن مسکویہ، احمد بن محمد، العیون والحدائق فی اخبار الحقائق، ج٣، ص ١٠، (بغداد، مصورۃ عن مکتبہ المثنی، ١٩٦٤)